نورافشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول لٰعہ

نمبر ۳- جلد ۵ | لودیانہ ۱۸ جنوری ۱۸۷۷ء | قیمت فی پرچہ پائی

دستور العمل نورافشاں

دفعہ ۱- یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی +

دفعہ ۲- مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں +
اوّل آرٹیکل دینی و دنیوی +
دوم مضامین مالی و ملکی جنسے فایدہ خاص و عام ہو +
سوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ +
چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے +
پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ +

دفعہ ۳- قیمت سالیانہ بلا محصول عہ معہ محصول لٰعہ ششماہی بلا محصول ۱۱ معہ محصول عہ سہ ماہی بلا محصول ۱۰ معہ محصول ۱۲ ماہواری بلا محصول ۴ معہ محصول ۵ اور جو صاحب بلا اطلاع اس امر کے درخواست کرینگے کہ شروع سال سے مجکو ضرورت نہیں ہی مگر اب سے اخبار بھیجو اُن کی خدمت میں شروع سال سے سب پرچہ روانہ کیے جاوینگے- بیرنگ خط سطبع میں کوئی صاحب نہ بھیجے اور رسید بذریعہ اخبار کے مشتہر ہوگی علیحدہ نہیں دیجاویگی +

دفعہ ۴- جو صاحب اکٹھے پرچہ ہیام منگانے چاہیں اُن کی شرح یہہ ہی +
۱۰ پرچہ کے واسطے عہ بلامحصول معہ محصول لٰعہ
۱۴ پرچہ کیواسطے عہ بلامحصول معہ محصول عہ +

رسید زر

جناب منشی رگھبیر دیال صاحب داروغہ ٹیکس از چھاونی جالندہر- [illegible]
جناب ماسٹر غلام قادر صاحب از لودیانہ- [illegible]
جناب لالہ جسنت رام صاحب از لودیانہ- [illegible]
جناب پادری مکمی صاحب از گوجرانوالہ- [illegible]
جناب رائے بہلول صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور- [illegible]
جناب منشی عبدالغنی صاحب بنشنو ڈاکٹر مالیر کوٹلہ- [illegible]
[illegible] مشن اسکول لودیانہ [illegible]

نورافشاں

برٹش اینڈ فارن کی رپوٹ جو ۱۸۷۶ء کی بابت شایع ہوئی ہی ہم اُس سے چند امور ذیل میں درج کرتے ہیں جنسے معلوم ہوگا کہ انجیل کے شایع کرنیکی کیسی ترقی ہورہی ہی- یہہ مجلس ۱۸۰۴ء میں مقرر ہوئی لیکن ۱۸۰۸ء تک کوئی انجیل اُسکے وسیلہ سے نہیں چھپی- مگر ۱۸۰۸ء سے ۱۸۱۲ء تک چار برس کے عرصہ میں ۱۱۰۵۷ جلدیں شایع ہوئیں ۱۸۷۶ء میں ۲۶۱۹۴۲۷ جلدیں فروخت و تقسیم ہوئیں- اور ان ستر سال کے درمیان سات کروڑ پینتیس لاکھ پچاس ہزار پانچ سو اٹھتیس جلدیں فروخت و تقسیم ہوئیں +

امریکن بیبل سوسائٹی کی ساٹھویں رپوٹ سے معلوم ہوا کہ ساٹھ برس کے عرصہ میں تین کروڑ اکتیس لاکھ پچیس ہزار سات سو چھیاسٹھ جلدیں شایع ہوچکی ہیں +

واضح رہے کہ یہہ جلدیں ۲۲۵ زبانوں سے زیادہ ترجمہ ہو کر چھپی ہیں اور ایسی زبانوں میں کہ جن کے حروف اسی کام کے واسطے ایجاد کئے گئے۔ غور کرنیکا مقام ہے کہ اتنے بڑے کام کو اس انجام تک پہنچانے کے لئے کتنے عالموں کی کوشش و محنت اور کسقدر مال و اسباب کی ضرورت پڑی ہوگی +

بعضے ایسے اشخاص ہیں کہ جو یہہ خیال کرتے ہیں کہ دین عیسوی کی عمر زیادہ ہو گئی ہے اور حالت ضعیفی کو پہونچ گیا ہے مگر تعداد مذکورہ بالا گواہی دیتی ہے کہ یہہ خیال محض غلط ہے۔ کیونکہ یہہ بیان صرف دو ہی مجلسونکا کیا گیا ہے علاوہ ان کے اور بہت سی مجلسیں اس قسم کی قایم ہیں اور قایم ہوتی جاتی ہیں اور ان مجلسوں کا ارادہ ہے کہ بیبل کو تمام دنیا کی زبانوں اور ہر ایک حروف میں شایع کیا جاوے۔ یہاں تک کہ ہر ایک بشر موقع پاوے کہ خدا کے کلام کو اپنی زبان میں پڑھکر نجات کی تجویز سے واقفیت حاصل کرے۔ خدا ان مجلسوں کو ترقی بخشے اور اُن کے اس ارادہ کو انجام تک پہنچاوے +

——— سرحد پر عنقریب ایک لڑائی ہونے والی ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ آجکل پشاور میں بہت سا سامان جنگ کا تیار ہو رہا ہے اور ہوتا جاتا ہے بہت سی خچریں آجکل پنجاب میں خرید کیجاتی ہیں + یقین ہے کہ جبتک سرحد پر اچھی طرح لڑائی نہ ہوگی تو آفریدی چین سے نہ بیٹھیں گے +

——— یہہ خوشی کا مژدہ جو تار برقی کے ذریعہ سے ہمکو معلوم ہوا ہے اپنے ناظرین کو سناتے ہیں کہ جناب مسٹر ملوں صاحب رزیڈنٹ بڑودہ جو ملک پنجاب میں معزز عہدوں پر رہ چکے ہیں پنجاب کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہوئے +

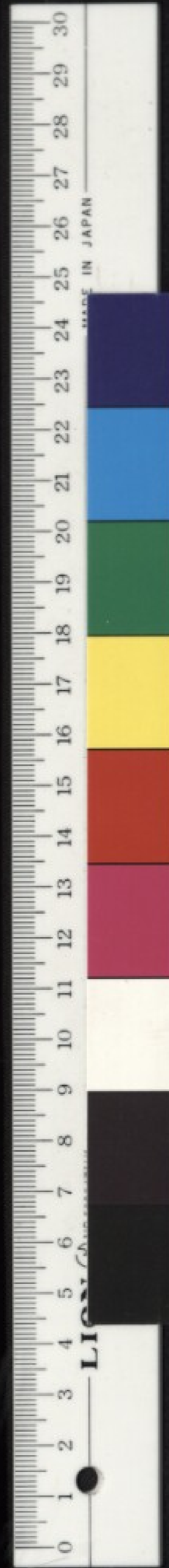
——— بذریعہ تار برقی معلوم ہوا کہ جو جلسہ وزرا کا قسطنطنیہ میں ہو رہا تھا اور وزرائے غیر ممالک نے جو آخری جلسہ میں تجویز پیش کی تھی سب اُسپر ابتک متفق ہیں +

——— نہایت خوشی کے ساتھ یہہ خبر اخبار جلوہ طور سے لکھی جاتی ہے کہ مقام ہوشیار پور میں تعلیم صنایع کی تجویز ہوئی ہے جسکے انتظام کیواسطے سرکار نے افسران اعلی کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے اور ایک اگزیکٹو کمیٹی کے صاحبان ذیل عہدہ دار ممبر ہیں پریسیڈنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر۔ اور وایس پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں اور خان احمد شاہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جو سابق میں مدارس کے ڈپٹی انسپکٹر تھے اس کمیٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے غرض اس تعلیم خانہ سے یہہ ہے کہ موجودہ صنعتوں کو ترقی دیجاتی ہے اور نئی صنعتوں کی بھی تعلیم اجرا پائے تاکہ اُن مردوں اور عورتوں کی گذراوقات کی صورت ہو جنکو بوجہ قدیم کاہلی اور نادانی کے معاش کی ضرورت ہو اور پور ہوس یعنے (مکان غربا) میں عوام لڑکے اور لڑکیاں بہر تعلیم فنون و علوم بھرتی کئے جائیں جو ہر روز مکان مذکور میں سیکھنے کو آئیں +

——— چونکہ سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال خاص کام سفارت پر متعین ہوئے ہیں اسواسطے بنگال کی لفٹنٹی کا عہدہ چند دنوں کیواسطے خالی ہوا ہے جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل آنریبل اشلی ایڈن صاحب بہادر چیف کمشنر برٹش برہما کو انتظام چند روزہ کیواسطے احکام ثانی قایم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال مقرر فرماتے ہیں +

بقیہ اُن خاصیتونکا بیان جو خدا کی نسبت مرعی ہونی چاہئیں

چنانچہ حبقوق نبی نے اِس قدر محبت الٰہی کا اپنے دل میں غلبہ پایا کہ یہہ کہا کہ اگرچہ انجیر کا درخت نہ پھولے اور نہ پھلے اور انگور میں پھل نہ لگے اور زیتون کی کشتکاری حاصل نہ ہووے اور کھیت اناج نہ دیویں اور غلہ کھلیان میں سے کم ہووے اور گائے اور بیل اپنے آخور پر نہ ہوں تس پر بھی میں خداوند میں خوشی کرونگا میں اپنی نجات کے خدا میں خوشوقت ہونگا۔ جب اُن دنوں میں ایسی محبت ظاہر ہوئی تو اِن دنوں کس قدر زیادہ محبت خدا کی ہونی چاہئے کیونکہ پیغام نئے عہد کا بوسیلہ محبت یسوع مسیح کے جماعت میں آشکار ہوا جس سے خدا سراسر محبت معلوم دیتا ہے۔ پر افسوس کہ مسیحی لوگوں میں اس قسم کی محبت نہیں پائی جاتی پھر ایسی محبت کے نہ پائے جانے سے یہہ تصور نہ کرنا چاہئے کہ اِس کا ہونا محال ہے بلکہ سب کو قصد کرنا مناسب ہے اور فضل کے خواہاں ہو کر ایسی محبت کی تلاش شب و روز کرنی چاہئے اور دعا میں کہنا چاہئے کہ اے میری جان تو کیوں گری جاتی ہے اور کیوں اپنے دل میں ہراساں ہوتی ہے اپنے خدا پر اُمید رکھہ وہ اب بھی مدد کرنے پر مستعد ہے۔ اگرچہ مسیحی لوگ کمزور ہوں تو بھی خدا کی اُمید پر خوشی کرنی واجب ہے دنیاوی تکلیف اور مصیبت کی رکھہ ایسی زور آور نہیں کہ آتش محبت الٰہی کو بجھا سکے اور اُسکے عنوں



اور مکروں کا سیلاب ماہی توکل کو دھو نہیں سکتا * قطعہ آفتاب محبت حق میں * ذرہ کیطرح ہو سراپا گم * شب کو یکساں فروغ پاتے ہیں * دنگو ہوتے ہیں محو جو انجم *

نویں اس قسم کی محبت مسیحی لوگوں کو خدا کی عبادت اور فضل کی تمنا میں مشغول ہونا سکھلاتی ہے۔ آدمی طبیعتاً گناہ کا اقرار کرنے سے بھاگتا ہے۔ دعا مانگنے اور تعریف کرنے اور خدا کا کلام پڑھنے اور خداوند یسوع مسیح کے عشائے ربانی میں شامل ہونیکو اسکا دل نہیں چاہتا۔ ان کاموں میں لوگ صرف رواجاً اور اوپر کے دل سے شامل ہوتے ہیں اور یہہ شمول اُن کا بھاری بوجھ معلوم ہوتا ہے اور بعضے اتفاقاً اپنے دل کو تسلی دینے کیواسطے ایسے کاموں میں سرگرم بھی معلوم دیتے ہیں مگر اکثر صرف زبان ہی سے۔ چند باب کلام کے پڑھتے ہیں اور چند الفاظ دعا کی طرح زبان سے ادا کرتے ہیں اور اتوار کے روز گرجا میں حاضر ہوتے ہیں پر اُنکی عبادت اُن لڑکوں کے سبق کیطرح ہے جو بلا سمجھے اپنے اُستاد کے خوف سے سُنا دیتے ہیں یا کہ ان باتوں کو باعث عفو گناہ جانکر بُت پرستوں کی طرح ادا کرتے ہیں پر محبت سے نہیں کرتے۔ اسی واسطے خدا کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتے مسیحی لوگ برعکس اُن کے اِن کاموں کو اپنے لئے طبعی مقرر کر لیتے ہیں۔ ان کا کرنا اُن کے لئے ایسا آسان اور ہر دم کا کام ہے جیسے وے سانس لیتے ہیں یا پانی پیتے ہیں یا روٹی کھاتے ہیں۔ اُن کی طبیعت عبادت کیطرف ہمیشہ رجوع رہتی ہے اور بلا تردد جب کبھی اہل عبادت میں شامل ہوتے ہیں تو اچھی طرح دل لگ جاتا ہے۔ اگرچہ بعضے وقت میں اِن کاموں میں زیادہ خوشی اور بعضے وقت میں ماندگی اور بیدلی بھی دل میں پاتے ہیں لیکن کاہلی پر غم کرتے ہیں اور ہر وقت میں ایسی بیدلی نہیں ہونے دیتے۔ وے دعا خوشی کے ساتھ کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایک اچھی نعمت اور آسمانی رحمت خدا ہی سے آتی ہے اور یہہ نہیں سمجھتے ہیں کہ انکاموں کے ادا کرنیکی قوت بھی ایک فضل ہے اور وہ فضل بھی دعا کے جواب میں حاصل ہوتا ہے اور انسانی نیکیاں اور روحانی برکتیں انہیں عبادتوں سے حاصل ہوتی ہیں اور ہر ایک نیک طبیعت اور روحانی خوشی بھی اسی عبادت کا پھل ہے۔ اسی واسطے وے عبادت کے ہر دم بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں تاکہ مسیح کے فضل اور روح قدس کے فیض سے اِن نعمتوں کو حاصل کریں جب دن کو جاگتے ہیں تو عبادت میں رہتے ہیں اور جب رات کو سوتے ہیں تو دعا میں مصروف ہوتے ہیں غرض ہر کام میں اُن کی عبادت ہی ہوتی ہے۔ صبح شام دن رات عبادت سے خالی نہیں رہتے اور حمد تعریف اُن کے ہر کام میں پائی جاتی ہے اور شکر گذاری اور خوشی سے کبھی خالی نہیں ہوتے اُنکی زندگی اور لذت اسی میں ہے اور کھانا پینا واسطے فرحت روح کے بھی ہے۔ جو طریقے خدا نے عبادت کے لئے معین کئے ہیں اُن کو بجالانا اُنکے واسطے عین شادمانی ہے۔ کلام کا سُننا اور اُسپر غور کرنا اُنکی زندگی کا مقدم کام ہے۔ اگر واعظ اپنے وعظ میں سُست ہو اور فصاحت اور بلاغت اُسکے کلام میں کم ہو ایماندار لوگ اُس پر لحاظ نہیں کرتے کیونکہ وہ کلام انسانی سمجھکر نہیں سُنتے بلکہ اُن کے مطلب سے غرض رکھتے ہیں اور اُسکے کلام کی تاثیر کے واسطے خدا سے خود دعا مانگتے ہیں * رباعی خدا کی عبادت کر اس شوق سے * کہ سب لذتیں بھول لیں اُس ذوق سے * ہو اس طرح برباد میں اُسکے محو * کہ ہو بے خبر تحت اور فوق سے *

دسویں اس محبت کا پھل فروتنی بھی ہے جو خاص برکت اور خاص طبیعت یسوعیوں کی ہے۔ فروتنی کے یہہ معنی نہیں کہ اپنے آپ کو نہایت زبون خیال کرے اور ایسا حقیر جانے کہ فی الحقیقت ویسا نہ ہو کیونکہ یہہ نہیں ہو سکتا بلکہ فروتنی یہہ ہے کہ ہمیشہ اپنی کمزوری اور گناہ کی طبیعت کا خدا کی نظر میں قایل رہے۔ اور اپنی کمزوری کو چھپانے کا قصد نہ کرے کیونکہ بعضے اپنے گناہ کا اقرار خدا کے سامنے کرتے ہیں لیکن لوگوں کی نظر میں اپنی نیک خاصیتوں کی بڑائی بھی کرتے ہیں اور جن برکتوں کو خدا کی بخشش کے لایق پاتے ہیں اپنے آپ سے سمجھتے ہیں۔ یہہ فروتنی سے بعید ہے۔ فروتن آدمی سارے فرایض کو ادا کرنے کی قصد کرکے اور ساری برکتوں کا جو وہ پاتا ہے اقرار کرکے پھر بھی خدا کے حضور میں یہی فریاد کرتا ہے کہ اے خداوند مجھ گنہگار پر رحم کر اور جانتا ہے کہ آدمی میں کوئی نیکوکاری نہیں ہے بلکہ گناہ نے انسان کو ایسا زیر دست کیا ہے کہ وہ اچھی حالت میں بھی بُرا ہے۔ جیسا اچھا عالم جس قدر علم زیادہ پڑھتا ہے اُسی قدر اپنی جہالت سے زیادہ واقف ہوتا ہے ویسا ہی فروتن آدمی جس قدر کہ پاکیزگی میں ترقی کرتا ہے اُسی قدر اپنے گناہ کو دیکھکر پشیمان ہوتا ہے۔ کہتا ہے کہ اگرچہ میں کسی فرمان کو جان بوجھکے فروگذاشت نہیں کرتا اور فرایض معلومہ کو ادا کرنے میں تامل نہیں کرتا تسپر بھی جیسا پاک اور فرمانبردار ہونا چاہئے ویسا میں واسطے نہیں ہوں۔

اگرچہ لوگوں کی نظر میں وہ اچھا معلوم دیتا ہو اور کہیں کوئی نقص یا داغ اُس میں نہ پایا جاتا ہو بلکہ مسیحی مذہب میں پاک طور پر زندگی بسر کرتا ہو تو بھی اپنی نظر میں زبون ہوتا ہے اور اُسکی دعا ہمیشہ یہہ رہتی ہے کہ اے خداوند اپنے بندہ کا انصاف نہ کر کیونکہ تیرے سامنے کوئی بشر راستباز نہیں نکلیگا۔ یسوعی لوگ خدا کی پاک شریعت پر نظر کر کے فروتن ہوتے ہیں اور ویسے ہی انجیل کی رحمت سے اپنے دلوں کو اُمیدوار کرتے ہیں۔ اگرچہ مسیح کے وسیلے سے عفوِ گناہ کی اُمید اُن کے دلوں میں قوی ہوئی ہے لیکن شریعت پر نظر کرنے سے اپنے گناہوں کا لحاظ کر کے اپنے آپ کو خدا کے غضب میں پڑے ہوئے دیکھکر فروتن ہو رہتے ہیں اور دوسرے گنہگاروں سے اپنے آپ کو بہتر نہیں جانتے اِسی سبب فروتن رہتے ہیں اور فضل کی توقیر محض خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے کرتے رہتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ اگر کبھی خدا کے حضور میں دخل پاویں تو جلال سارا اُسی کو ہوگا جیسا مکاشفات کے چوتھے باب کی دسویں آیت میں لکھا ہے کہ تب وے چوبیس بزرگ اُسکے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتے ہیں اور اُسکی جو ابد تک زندہ ہے پرستش کرتے ہیں اور اپنے تاج یہہ کہتے ہوئے تخت کے آگے ڈال دیتے ہیں کہ اے خداوند تو ہی جلال اور عزت اور قدرت کا مستحق ہے کیونکہ تو ہی نے ساری چیزیں پیدا کی ہیں اور وے تیری ہی مرضی سے ہیں +

رباعی غرور کی جو بلندی ہے چھوڑ دو یکسر + کرو معانی و عجز و فروتنی پہ نظر + جو قطرہ چھوڑ بلندی کو نیچے آتا ہے + فروتنی ہی بنا دیتی ہے اُسے گوہر +

باقی آیندہ

ترجمہ ایڈریس منجانب ایڈیٹران اخبارات ہندوستانی

ہم ایڈیٹران اخبارات ہندوستانی مجمع شہنشاہی قیصر ہند جو ۲۷ تاریخ دسمبر کو ہوا اِس موقع مبارک پر کہ حضور ملکہ معظمہ نے لقب شاہنشاہی قیصر ہند اختیار فرمایا ہے حضور عالی میں ہدیہ شکر ساتھ عجز اور انکسار کے پیش کرتے ہیں کہ ہم پر افتخار یاد فرمائی کا اِس جلسہ شاہنشاہی دہلی میں بخشا۔ یہہ اول مرتبہ ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ہمکو ایک علیحدہ اور خود مختار مجمع ممالک محروسہ میں قرار فرمایا اور ہماری غریب خدمات کی نسبت خاص طور پر خوشنودی ظاہر کی جو مراسم مدارات ہماری نسبت ظہور میں آئے اور جو موقع اِس عظیم جلسہ شاہنشاہی کے دیکھنے کا ہمکو بخشا گیا ہے اِس موقع پر ہمارا دل کب گوارا کر سکتا ہے کہ ہم شکریہ احسان فرمائی حضور عالیکا ادا نہ کریں بحیثیت اخبار نویسی ہمکو اکثر فرضاً کار فرمائی گورنمنٹ پر حرف گیری کرنی پڑتی ہے اور بعض وقت یہہ بات کسی قدر سختی کے ساتھ بھی ہمکو لکھنا واجب آئی ہے لیکن ہماری اور ہمارے تعلیم یافتہ ملک والوں کی طرف سے التماس ہے کہ حضور عالی ہمارے پختہ اور لاجرم وفاداری اور خیر اندیشی اور ہمارے حسن عقیدت اور صدق ارادت سے جو ساتھ کمال جوش کے ہمارے دلوں میں نسبت تخت شاہنشاہی انگلنڈ اور ذات مقدس ملکہ معظمہ منقوش ہیں خاطر جمع فرماویں۔ آخر الامر استدعا ہے کہ ہمکو اجازت اسبات کے اُمید کرنے کی بخشی جاوے کہ جو حقوق اور مراعات ہمکو مجموعاً حاصل ہیں واسطے فائدہ سلطنت انگلشیہ اور ترقی اور بہبودی مقاصد اور اغراض بہتری رعایا کے جاری رکھے جاویں اور بڑہائے جاویں +

ترجمہ اسپیچ جناب نواب گورنر جنرل بہادر

بجواب ایڈریس ایڈیٹران

مجکو افسوس آتا ہے چنانچہ میں اسکو کئی بار آج صبح بیان کر چکا ہوں کہ جو بہت سے ایڈریس آج صبح پیش کئے گئے ہیں اُنکا جواب طوالت کے ساتھ نہیں دے سکتا ہوں اور خاص کر افسوس کی بات یہہ ہے کہ تمہارے خاص ایڈریس کا جواب جس میں بہت سے کلمات وفاکیشی اور اخلاصمندی موجود ہیں زیادہ طوالت کے ساتھ نہیں دے سکتا میرے نزدیک شان منصب نائب سلطنت سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ میں ایک لحظہ بھی کسی حصہ رعایا ہند کی وفاکیشی کی نسبت اپنی خاطر میں شک کو راہ دوں ایسے شرفا کی اظہار خیر اندیشی کو تو میں بکمال خوشی قبول کرتا ہوں جن کو میں اِس ملک کی مخلوق کی رائے اور عندیہ کی اصلی و تسلیم کی ہوئی ظاہر کرنیوالے سمجھتا ہوں ملکہ کی گورنمنٹ بلکہ ہر گورنمنٹ ہر حصہ رعایا کو رضامند نہیں کر سکتی پس گورنمنٹ کو اِس حرف گیری کیطرف سے مطمئن رہنا چاہئے میں اپنی ذات سے اُسکو پیدا کنندہ ہوائے تندرست ملک کا سمجھتا ہوں مجکو پورا بھروسا ہے کہ تم اُن حقوق اور مراعات کو جو تم کو حاصل ہیں بیجا کام میں نہ لاؤگے میں تمہارے ایڈریس کو حضور میں ملکہ معظمہ کے جلد بھیجدونگا اور دلی کے آنیکی مبارکباد میں پھر تمکو دیتا ہوں +



مراسلات

مشن اسکولوں میں انگریزی کا پڑھانا بے فایدہ ہی

نگہبان کلیسیا جناب پادری ویریصاحب دام برکاتہٗ - بعد تسلیم بصد تعظیم کے گذارش یہہ ہی کہ چند سطریں نشر خیرخواہ مشن کی طرف سے حضور کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں اُمید کہ بعد ملاحظہ کے نور افشاں میں مندرج فرمائیگا + قاسم علی عاجز

جب بلا تعصب وطرفداری خوب غور وتامل کیا جاتا ہی کہ ہندوستان میں دین مسیحی کی ترقی انگریزی کی ترقی روکتی ہی اگر انگریزی کا رواج صاحبان مشن اپنے اسکولوں میں موقوف کرکے دیسی زبان کی تعلیم کا رواج فرماویں تو غالباً بہت فایدہ ہو چنانچہ ہم اس کی وجہیں ذیل میں لکھتے ہیں - پہلی وجہ یہہ ہی کہ جو لڑکے مشن اسکول میں انگریزی پڑھنے آتے ہیں اُن میں سے کوئی عیسائی دین کو قبول نہیں کرتا بلکہ اپنے مذہب میں قایم رہتے ہیں اور پڑھنے کے بعد اسکول سے نکل کے نوکری کرنے لگتے ہیں پس اُنکا پڑھانا بے فایدہ ہوتا ہی اور علی ہذالقیاس عیسائیوں کے لڑکے جو انگریزی پڑھتے ہیں وہ ہر وقت لفظوں کے ہجے اور لغات کے معنے یاد کرنے میں مشغول رہتے ہیں انجیل کی طرف دل نہیں لگاتے اور جب انگریزی پڑھ چکے تو بلند نظر ہو جاتے ہیں سرکاری نوکری اور عیش وعشرت کا سامان ڈھونڈتے ہیں انجیل سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے بلکہ جب کوئی بڑی نوکری پاتے ہیں تو اپنی خوراک اور پوشاک اور چال وچلن سے ایسا نمونہ دکھلاتے ہیں کہ اور لوگوں کو ٹھوکر کا باعث ہوتے ہیں - دوسری وجہ یہہ ہی کہ منادی میں ہمیشہ دیسی زبان استعمال کیجاتی ہی انگریزی کچھ کام میں نہیں آتی لہذا مناسب ہی کہ واعظوں کو دیسی زبان خوب سکھلائی جائے اور انگریزی موقوف کردیجائے - تیسری وجہ یہہ ہی کہ ہندوستانیوں کے مقابلہ میں جو دینی کتابیں لکھی جاتی ہیں وہ سب دیسی زبان میں ہوتی ہیں اور دیسی زبان میں اُنکا ہونا مناسب بھی ہی کیونکہ ہندوستانی لوگ دیسی زبان کی کتابیں دیکھتے اور پڑھتے ہیں انگریزی کو ہاتھ میں بھی نہیں لیتے - چوتھی وجہ یہہ ہی کہ واعظ کو ضرور ہی کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مذہبی کتابوں سے خوب واقف ہوں اور یہہ بات دیسی زبان اور اُن کی مذہبی زبان سیکھنے پر منحصر ہی انگریزی کو اسمیں کچھ دخل نہیں پس چاہیئے واعظ کو انگریزی کی عیوض اُردو اور عربی اور ہندی اور سنسکرت خوب پڑھائی جائے تاکہ اصل مطلب حاصل ہو - پانچویں وجہ یہہ ہی کہ جو واعظ دیسی زبان سے اور ہندوؤں اور مسلمانوں کی مذہبی باتوں اور اُن کی اصطلاحوں سے خوب واقف نہیں ہیں وہ جب بازار میں مناری کرتے ہیں تو لوگ اُنکی گفتگو پر ہنستے ہیں اور اُن کو جاہل سمجھکے کہتے ہیں کہ اِس شخص کو کچھ علم نہیں ہی اس نے محض جہالت وطمع دنیا کے سبب سے اپنا مذہب بدلا ہی اور اِسی سبب لوگ اُسکی باتیں دل لگا کے نہیں سُنتے پس واعظوں کو انگریزی کی بہ نسبت دیسی زبان کا پڑھنا مناسب اور مفید تر ہی - چھٹی وجہ یہہ ہی کہ انگریزی پڑھانے میں روپے بہت خرچ ہوتے ہیں اور وقت بہت برباد ہوتا ہی اور فایدہ کچھ نہیں ہوتا اگر دیسی زبان پڑھائی جائے تو خرچ بھی کم ہو اور فایدہ بھی زیادہ ہو - ساتویں وجہ یہہ ہی کہ جو عیسائی انگریزی پڑھ لیتا ہی وہ اُن عیسائیوں پر جو انگریزی نہیں جانتے اور انجیل کا کام کرتے حقارت کی نظر سے دیکھتا ہی اور مشن کے اختیار اور دایرہ انجیل سے باہر نکل جاتا ہی اور رومن پڑھانے میں بھی کچھ فایدہ نہیں کیونکہ پڑھنے سے نہ لفظ کی صحت ہوتی ہی اور نہ کچھ علم کی ترقی - آٹھویں وجہ یہہ ہی کہ ہندوستان میں دو مذہب کے لوگ بہت ہیں یعنے ہندو اور مسلمان اور واعظ کو ضرور ہی کہ اِن دونوں کی مذہبی کتابوں سے خوب واقف ہوں اور یہہ بات انگریزی سے حاصل نہیں ہوسکتی کیونکہ اُن کی مذہبی کتابیں انگریزی میں نہیں بلکہ عربی اور سنسکرت یا اُردو اور ہندی میں ہیں پس واعظ کو یہی زبانیں سکھلائی جائیں تو البتہ کچھ فایدہ ہو اور علی ہذالقیاس علم حساب جغرافیہ وغیرہ پڑھانا بھی دین کی ترقی کے واسطے کچھ مفید نہیں بلکہ دین کے واسطے دینی کتابوں کا پڑھانا البتہ فایدہ کریگا لہذا اِس خیرخواہ کی رائے میں ایسا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ واعظوں کو بیبل اور اُس کی تفسیر اور قرآن اور حدیث اور پران اور شاشتر اور مناظرہ کی کتابیں فریقین کی مثلاً تحفہ اثنا عشریہ - ذوالفقار - صوارم محتاکم - تمقام - فتاوی قاضی خان وغیرہ اور علم منطق کا درس دیا جائے اور مدرس اچھے ہوشیار جو اپنے مذہب سے خوب واقف اور غیر متعصب ہوں مقرر کئے جائیں اور جو روپے صاحبان مشن انگریزی کی تعلیم کے لئے اسکولوں میں خرچ کرتے ہیں

وہی روپے دیسی زبان کی تعلیم و تربیت میں صرف کئے جائیں تو بیشک ہندوستان میں عیسائی مذہب کی بہت ترقی ہو + راقم خیرخواہ مشن از مقام الہ آباد

اخبارات ملکی و ولایتی

مشیران قیصر ہند - چونکہ حضور علیا ملکہ معظمہ سلطنت متحدہ قیصر ہند کو یہہ خواہش ہے کہ معاملات اہم میں وقتاً فوقتاً والیان و سرداران ہندوستانی سے صلاح و مشورہ لیا کریں اور اس طریق سے اُن لوگوں کو سلطنت جلیلہ کے ساتھ خلا و ملا کریں کہ اُن کو فخر و ممتازی کا موقع ملے اور ممالک ہند کے عام فواید ترقی پاویں لہذا آستانہ علیہ سے بذریعہ وزیر اعلی سکرٹری آف اسٹیٹ کے مجکو یہہ اختیار ملا ہو کہ میں قیصر ہند کے نام سے اور انکی طرف سے سرداران و افسران سرکاری ذیل کو نہایت معزز خطاب مشیر قیصر ہند کا ملا انربل سر آربٹ ناٹ صاحب بہادر ممبر کونسل گورنر جنرل (بحیثیت عہدہ سرکاری) انربل بیلی صاحب بہادر ایضاً ایضاً

عالیجناب رام سنگھ مہاراؤ راجہ بوندی +

عالیجناب ڈیوک آف کنگھم اینڈ چندوس گورنر مدراس (بحیثیت عہدہ سرکاری)

عالیجناب مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر مہاراجہ جموں و کشمیر

انربل سر کلیمرک صاحب بہادر ممبر کونسل جناب گورنر جنرل بہادر (باعتبار عہدہ)

انربل سر چارج کوپر صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک و شمالی (باعتبار عہدہ)

انربل سر ڈیوس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی (باعتبار عہدہ)

عالیجناب جیاجی راؤ سیندہیا راجہ گوالیار +

عالیجناب سر ہینس صاحب بہادر کمانڈر انچیف ہند (باعتبار عہدہ)

انربل ہاب ہوس صاحب بہادر شریک کونسل گورنر جنرل (باعتبار عہدہ)

عالیجناب تکوجی راؤ ہلکر مہاراجہ اندور + عالیجناب رام سنگھ مہاراجہ جے پور - عالی جناب رگھبیر سنگھ راجہ جیند +

انربل سر نارمن صاحب بہادر شریک کونسل گورنر جنرل (باعتبار عہدہ)

عالیجناب کلب علیخان جی سی ایس آئی نواب رامپور +

انربل سر اسٹریچی صاحب بہادر شریک کونسل گورنر جنرل (باعتبار عہدہ)

انربل سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگالہ (باعتبار عہدہ)

عالیجناب رام ورما مہاراجہ ٹراونکور - عالیجناب معلی القاب سر فلپ اوڈ ہوس صاحب بہادر گورنر بمبئی (باعتبار عہدہ) (دستخط لٹن)

پٹیالہ گدی نشینی کی رسوم نہایت عمدہ طرز سے عمل میں آئیں پرسوں تاریخ ۷ر جنوری کو ۸ بجے صبح کے جناب ویسرائے بہادر دہلی سے راجپورہ اسٹیشن پر پہونچے تھے اور وہاں سے پٹیالہ کو تشریف لائے شہر سے تین میل کے فاصلہ پر جناب مفخر الیہم نے مہاراجہ اور سردار دیوا سنگھ سے ملاقات فرمائی چنانچہ جناب ویسرائے بہادر نے مہاراجہ صاحب اور سردار دیوا سنگھ کو اپنی گاڑی میں بٹھالیا - اس گاڑی کے پیچھے کی گاڑی میں لیڈی لٹن صاحبہ سوار تھیں اسکے بعد سر ہنری ڈیوس صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب اور مہاراجہ صاحب کے بھائی گاڑی پر سوار تھے اسکے بعد راجہائے جیند و نابھہ و فریدکوٹ معہ مسٹر تھارنٹن صاحب دلیپل گریفن صاحب کرنیل نصاب اور جناب ویسرائے بہادر اور جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہمراہیان صاحبان عالیشان تھے - اُن تمام اکابرین نے اُس باجاہ و حشم کیمپ میں جو خاص اس غرض سے تیار کیا گیا تھا حاضری نوش جان فرمائی اُسکے بعد جناب ویسرائے بہادر جانب محل مہاراجہ صاحب کے روانہ ہوئے - وہاں بعد مراسم مذہبی ہندوؤں کے جناب والیسرائے بہادر نے مہاراجہ صاحب کو گدی نشین فرمایا - اور ملکہ معظمہ نے جو زیور اور جواہرات بھیجا تھا وہ مہاراجہ صاحب کے زیب تن کیا - بعد اُسکے اپیچیں پڑھی گئیں اور بہ یادگاری اس دن کے تمغے تقسیم ہوئے - بعد طعام بہمراہی سردار دیوا سنگھ جناب ویسرائے بہادر معہ ہمراہیان راجپورہ کو بذریعہ ٹرین انبالہ روانہ ہوئے ۹ تاریخ کی شب کو شہر اور لشکر میں نہایت دھوم دھام کی روشنی ہوئی +

مردم شماری کل برٹش انڈیا یعنے کل ہندوستان کی آبادی کی تعداد خیر مردم شماری کی شب کو حسب ذیل تھی ۲۸۰۲۲۳۸۰-۱۸۹۶۱۲ - اور تحت انتظام سرکار انگریزی ۹۶۴۰۰۰ مربع میل کا رقبہ تھا جس میں ۵۰۲۲۵۴۵۷ آدمی تھے - فی مربع میل ۲۱۱ - آدمی کی آبادی ہوئی +

ایک نوجوان ہندوستانی مسیحی عورت نے ڈیرہ مشن اسکول سے حال کے امتحان کلکتہ یونیورسٹی میں انٹرنس دوسرے ڈویژن میں پاس کیا - کیا خوب

ہوتا کہ ہمارے ہندو و مسلمانوں کی عورتیں بھی پاس کر کے اپنے لڑکوں کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے لائق بناویں +

خبر اُبر سراندیپ - فرینڈ آف انڈیا مطبوعہ ۳۰ دسمبر میں لکھا ہی کہ حال میں حضور لفٹنٹ گورنر بنگال نے ایک اور یادداشت دربارہ خبر ابر سراندیپ کے لکھی ہی ان خبر ابر کو خود لفٹنٹ گورنر دیکھنے نہیں گئے تھے صرف مسٹر بلو صاحب گئے تھے - یہاں بوجہ طوفان کے اسقدر بیماری ہی کہ اُسکا بیان نہیں ہو سکتا ہی پہلے طوفان میں ۲۵ ہزار آدمی مرے اب ۴ ہزار اس بیماری میں ہلاک ہوئے ہیں یہہ اور آفت نازل ہوئی ہی دیکھئے یہہ بیماری کب جا بجا دور ہوتی ہی +

ہیضہ - مقام نواکہالی میں بارہ ہزار آدمی وبائے ہیضہ سے ہلاک ہوئے ہیں - باقر گنج اور ضلع چٹگام میں بھی ہیضہ اپنا کام کر رہا ہی +

مراد آباد چند روز ہوئے کہ مقام مراد آباد میں میتھوڈسٹ مشن کا سالانہ جلسہ ہوا تھا جسمیں بہت سے پادریونکی ریوٹیں پیش ہوئیں - جنسے معلوم ہوتا ہی کہ سال گذشتہ میں ۱۶۹ بالغ اور ۱۹۷ نابالغوں نے اصطباغ پایا - اگرچہ یہہ مشن ترقی پر ہی مگر افسوس ہی کہ باعث عدم گنجایش روپیہ کئی ایک مدرسے مسدود کرنے پڑے +

قحط - مدراس میں جو رپوٹ قحط کی بابت شایع ہوئی اُس سے معلوم ہوا کہ بسبب سابق کے اور بھی غلہ گراں ہوتا جاتا ہی اور وہاں کے باشندگان سخت تکلیف میں ہیں اور دس لاکھ آدمی جو اسی سبب سے سرکار نے کام اجرا کئے ہیں مزدوری کر رہے ہیں اور اسی ہزار مزدوروں کو غریب خانہ سے کھانا دیا جاتا ہی - علاوہ اسکے ہیضہ بھی پھیلا ہوا ہی جسکے صدمہ سے ہزاروں آدمی فوت ہوتے ہیں +

لطیفہ جو کہ تبقریب خطاب قیصر ہند بہت سے قیدی ہندوستان وغیرہ سے رہا ہوئے ہیں اسپر ایک نوجوان تعلیم یافتہ جو کہ حال میں وکالت کے امتحان کے لئے طیاری کر رہا ہی لکھتا ہی کہ کاش جب قیدی چھوڑے گئے تھے تو ہمکو بھی امتحان سے بری کر کے سند وکالت عطا ہونی واجب تھی +

حضور پرنس آف ویلس بہادر ارشاد فرماتے ہیں کہ جو ہندوستان سے بہت سے تحفجات والیان ریاست نے سنہ ۷۵ میں ہمکو دئے تھے اور وے لنڈن میں نمایش گاہ کے طور پر رکھے ہیں اُنکی معاینہ کی بابت جو کچھ لنڈن سے وصول ہوا ہی اسی آمدنی میں سے ایک معقول وظیفہ مقرر کیا جاوے اور یہہ وظیفہ اُس شخص کو دیا جاوے کہ جو علم مصوری میں پوری تکمیل کرنیکا وعدہ کرے - اگر کوئی چاہے تو یہہ تعلیم انگلستان میں جا کر پاوے +

انتخاب تار برقی

دہلی - ۴ جنوری ۱۸۸۶ء - مسٹر بلوں صاحب گورنر پنجاب ہوں گے - اور شمپل صاحب شنبہ کے روز مسٹر ایڈن صاحب کو الہ آباد میں بنگال کا چارج دینگے اور الہ آباد سے خاص خدمت پر بمبئی اور مدراس کو روانہ ہو جاوینگے بولو صاحب متعلقہ گورنمنٹ برہما مسٹر ایڈن صاحب کے سکرٹری ہوں گے اور پیلی صاحب صوبہ سرحد کے چیف کمشنر ہوں گے جن میں ملک سندھ شامل ہوگا صاحب موصوف شنبہ کے روز مع کونسل گورنر جنرل ہند کلکتہ کو روانہ ہوں گے اور ۲۰ ماہ حال تک جناب والیسرائے کے پشاور سے واپس آنے کے منتظر رہینگے اور والیسرائے موصوف کے کلکتہ میں پہنچ جانے پر معاملات سرحدی پر گفتگو کرینگے - تمام گورنران و لفٹنٹ گورنران و چیف کمشنران و ایجنٹان گورنر جنرل ہند کو طلائی تمغے عطا ہوئے اور جنکے واسطے سول گورنمنٹوں نے سفارش کی تھی اُن کو چاندی کے تمغے فقیہ واسطے کربی صاحب کو جنہوں نے ڈالبس دتخت گاہ بنایا تھا پانچہزار روپیہ نقد اور تمغہ طلائی مرحمت ہوا +

عدن - ۴ جنوری - کہتے ہیں کہ وزیر ہسپانیہ نے گورنمنٹ چین کے ساتھ جو تعلقات تھے اُنکو توڑ دیا ہی اور ہسپانیہ کے جہازی بیڑے کو حکم ہوا ہی کہ چین کو روانہ ہو جائے - اگرچہ انفتاح تعلقات کا سبب معلوم نہیں ہوا مگر بظاہر وعادی منفصلات مشکلات جزیرہ کیوبا ہی اسکا سبب معلوم ہوتی ہیں +

قسطنطنیہ - ۵ جنوری مجلس مشاورت کے کل اجلاس میں وکلائے دولت علیہ نے تجاویز مجوزہ باب عالی کی تصدیق اور تردید تجاویز مجوزہ دول اجنبیہ کو اختیار کیا مجلس مذکورہ کا دو شنبہ آیندہ کو پھر اجلاس ہوگا +

دہلی - ۵ جنوری - ملک اودہ اضلاع شمالی و مغربی کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہی - گورنر ممالک مغربی و شمالی کے القاب میں الفاظ چیف کمشنر بھی زاید کئے جائینگے - افواہ ہی کہ تعلقہ داران اودہ اس انتظام سے خوش ہیں +

قسطنطنیہ - ۵ جنوری ۱۸۸۶ء سلطنت روم نے ۷ لاکھ کوا غذ زر کے اجرا کا حکم دیا ہی +

پٹیالہ - ۶ جنوری ۱۸۸۶ء صاحب والیسرائے ہند ۸ بجے صبح کے راجپور میں آئے اور کھانا کھانیکے بعد دس بجے

کے قریب پٹیالہ کو روانہ ہوئے اور ۱۰½ بجے کے وقت پٹیالہ میں پہونچے مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ اور ممبران کونسل ریجنسی نے استقبال کیا والیسرائے صاحب راجہ جیند نابھہ اور فریدکوٹ سے ملاقات کر کے محل کو تشریف لے گئے جہاں سرداروں نے نذرانے گذارے اور پھر صاحب والیسرائے ہند نے مہاراجہ صاحب بہادر کو تمغہ صدارت کونسل عطا فرمایا۔ مہاراجہ صاحب نے ایک تقریر کی اور تھارنٹن صاحب نے اُسکا انگریزی میں ترجمہ کیا اور والیسرائے ہند نے اُسکا جواب دیا۔ آج شام کے پانچ بجے صاحب والیسرائے ہند انبالہ کو روانہ ہونگے ٭

دہلی سے پولیس لاہور اور راولپنڈی کو روانہ ہوئی ہے ۱۵۰۰ کنسٹیبل ۲ جنوری کو روانہ ہوئے ٭

انعام مسٹر کربی صاحب مہتمم تیاری اجلاس گاہ کو بصلہ حسن خدمت پانچہزار نقد اور ایک امپیرل تمغہ ملا مسٹر کیننگ صاحب کو بصلہ تیاری کورٹ آف آرڈر کے جو رئیسان اور گورنران کو ملے پانچہزار نقد اور امپیرل تمغہ ملا کرنیل سیلر صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پنجاب کرنیل بلی صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل انبالہ میجر [illegible] صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل لاہور۔ و میجر پورڈ ڈپٹی انسپکٹر جنرل راولپنڈی کو تمغہ ہائے امپیرل ملے ٭

لودیانہ

سات روز سے برابر جھڑی لگ رہی ہے اور اس عرصہ میں اچھی بارش ہوگئی ہے جسکے باعث زراعت سرسبز اور غلہ ارزاں ہے ٭

۱۲ جنوری کو جناب صاحب کمانڈر انچیف معہ چند عہدہ داران فوجی یہاں تشریف لائے اور چند گھنٹے ڈاک بنگلہ میں استراحت فرما کر فیروزپور تشریف فرما ہوئے ٭

آج سے جلسہ سالانہ مشن لودیانہ کا شروع ہوگیا ہے بعد میں اسکی کیفیت درج اخبار ہوگی ٭

۲۲ جنوری پیر کے روز سے ایک ہفتہ تک نئے گرجا میں ہمیشہ ۶ بجے شام سے ۷ بجے تک نماز و دعا ہوا کریگی ٭

جناب فقیر سید ظہور الدین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ کو بتقریب خطاب قیصر ہند دہلی دربار میں ایک تمغہ نقرئی عطا ہوا ہے ٭

مستزاد

من تصنیف ایس۔ ایف موانٹری ہیڈ ماسٹر مشن سکول
نصیرآباد ملک راجپوتانہ

انسان جو تھے قید میں شیطاں کی دغا میں۔ اے میرے مسیحا
آزاد کیا تو نے انہیں لا یا بقا میں — اے میرے مسیحا
تو ہی جو اُٹھا قبر سے بندوں کو چھڑایا — یہ مژدہ سنایا
عاصی ہوئے آزاد جو تھے بند قضا میں — اے میرے مسیحا
سر پر تھی سزا جنکے جہنم کی ہمیشہ — اب تجھ پہ نثار ان
کچھ غم نہیں اندوہ نہیں روز جزا میں — اے میرے مسیحا
ایمان جو اب لاتے ہیں قدرت پہ عیسیٰ کی — دل انکا شاہد
بچجائینگے وہ نار سے ہاں روز فنا میں — اے میرے مسیحا
صابر کی دعا ہیگی یہی اے میرے عیسیٰ — تو سبکو بچالے
ہیں لائے جو ایمان تجھی ابن خدا میں — اے میرے مسیحا۔

کیفیت حفظان صحت پنجاب

بعض اضلاع سے کاغذات نہیں آئے اس لئے رپوٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع کی مکمل رپوٹیں آگئی ہیں اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں کل اموات ۱۲۵۲۰ درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۱۲۱۳۱۴ ہوئی تھیں۔ کُل ملک پنجاب میں تمام باعث نفسے جو اموات ہوئیں اُن کی سالانہ اوسط پچھلے دو ہفتوں میں ۴۹ اور ۴۳ فی ہزار تھی اور اس ہفتہ میں اور بھی گھٹکر ۴۰ رہگئی ٭

صرف ۳۰ اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں اور وہ ایک چھوٹے سے موضع نال ضلع کوہاٹ میں واقع ہوئیں۔ ہفتہ گذشتہ میں ہیضہ سے ۶۰ اموات ہوئی تھیں ٭

۹۲ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں۔ ہفتہ گذشتہ میں ۵۰ ہوئی تھیں ٭

اس رپوٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ہفتہ حال میں بمقابلہ ہفتہ گذشتہ کے کُل ملک میں ۷۰۴۴ اموات کم ہوئیں۔ کثرت اموات کی اضلاع جالندھر و ہوشیارپور و امرتسر و سیالکوٹ میں رہی ٭

اوسط اموات قصبات پنجاب کی اُس مردم شماری سے نکالی گئی ہے جو ۱۸۸۱ء میں ہوئی مگر سوائے امرتسر و جالندھر کے جنکی مردم شماری ۱۸۸۳ء میں کی گئی تھی اور لندن کی اُس سے جو ۱۸۸۱ء میں ہوئی اور جسمیں ۱۸۹۱ء کے درمیان تک پانچ سال اور ۱۰ مہینے کی افزادی اُس مردم شماری کے حساب سے کی گئی جو ۱۸۷۱ء و ۱۸۸۱ء کے مابین تھی ٭

پچاس بڑے میونسپل قصبات میں ۱۶۱۰ اموات درج رجسٹر ہوئیں یعنے ۷۹۵ مرد اور ۸۱۵ عورت جن کی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۲۶ ہے ٭

ایک ہزار [illegible] پیدائش درج رجسٹر ہوئیں یعنے ۵۹۰ لڑکے اور ۵۲۵ لڑکیاں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۴ ہے ٭

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

